سے متعدد کتب و رسائل بھی تحریر فرما چکے تھے۔ اور اب یہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ روحانی اقدار میں وہ سلف کا معیاری نمونہ تھے۔ ان کے پاس بیٹھ کر دلوں کو سکون ملتا تھا۔ بڑے وضع دار آدمی تھے۔ اور مہمان نواز بھی بڑے تھے۔ راقم الحروف کو کئی بار انکی مہمانی کا شرف حاصل ہوا اور ایک بار میزبانی کا بھی۔ مرحوم سے میری ذاتی یادوں کا سلسلہ بہت پرانا ہے۔ جسے کسی آئندہ مضمون میں لکھا جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب اپنے علمی اور روحانی آثار کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اور جگمگاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علمی اور روحانی فیض کا سلسلہ قائم و دائم رکھے (آمین)

## مولانا ضیاء الدین اصلاحیؒ

دینی اور علمی حلقوں میں یہ خبر نہایت رنج و غم کے ساتھ سنی اور سنائی گئی کہ دارالمصنفین کے ناظم اور عالمی شہرت یافتہ ماہنامہ معارف کے مرتب (مدیر) جناب ضیاء الدین اصلاحیؒ ۳ فروری ۲۰۰۸ء کو ایک کار حادثے کے نتیجے میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون...

مولانا اصلاحیؒ ایک عالمی شہرت یافتہ اسکالر تھے۔ محفلوں کی جان تھے مرنجاں رنج انسان تھے، بلند پایہ محقق تھے۔ حدیثوں پر گہری نظر رکھتے تھے۔ قرآنی فکر کا غلبہ و استعلاء ان کا مطمع نظر تھا۔ قرآنی افکار پر مشتمل ان کا مجموعہ مقالات "ایضاح القرآن" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اگست ۲۰۰۷ء کے معارف میں ناسخ و منسوخ پر ایک مضمون شائع ہوا، جسمیں مقالہ نگار نے قدماء کے نظریے کا اثبات کیا تھا۔ مگر مضمون کے شروع میں اصلاحیؒ صاحب نے اس پر جو نوٹ لکھا۔ اس سے انکی فکری و نظری جہت کا اندازہ ہوا۔ ان کے شذرات، انکے بے پناہ مطالعہ کے غماز اور انکی فکری وسعتوں کے عکاس ہیں، انکی تحریروں سے انکی علمی عظمت جھلکتی ہے۔ معارف سے انکی وابستگی کی عمر ترپن سال بنتی ہے۔ کیونکہ ان کا پہلا مضمون فروری ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا تھا۔ مرتب (مدیر) کی حیثیت سے معارف کے سرورق پر ان کا نام چھپتا تھا۔ اب ان کے بعد محترم اشتیاق احمد ظلی اور جناب محمد الصدیق ندوی صاحبان کے نام شائع ہو رہے ہیں۔ اللہ انہیں مرحوم کا صحیح جانشین بنائے اور انکی علمی سربراہی میں معارف کو سدا بہار بنائے رکھے (آمین) یہاں یہ تذکرہ بے محل نہ ہوگا کہ سہ ماہی التفسیر کے پہلے شمارے پر مولانا مرحوم نے جو شذرہ لکھا تھا۔ وہ انکی طرف سے میرے لیئے بہت بڑا آنر (Honour) تھا (دیکھئے مئی ۲۰۰۵ء کا ماہنامہ معارف) مرحوم نے ۲۰۰۷ء میں راقم الحروف کے دو مضامین بھی شائع کیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، اور اپنے جوار رحمت میں جگہ رحمت فرمائے (آمین)





# تبصرۂ کتب

## علامہ محمد اعظم سعیدی

مہتمم جامعہ اسلامیہ کورے وال (ٹرسٹ)

زیر نظر مختصر تحقیقی کتابچہ کہ جس میں ڈاکٹر ازھر ازھری نے مدلل طریقہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مختلف زبانوں میں جن اسماء سے پکارا جاتا ہے وہ بھی درست ہیں، یہ بحث کہ اللہ تعالیٰ کی جگہ لفظ خدا کا استعمال صحیح ہے یا نہیں؟ اس حوالے سے مجلہ التفسیر میں چند ایک مضامین بطور غزل و جواب آں غزل شائع ہو چکے ہیں، میں اس کتابچہ کو بھی اسی کی کڑی سمجھتا ہوں، جس میں معترضین کے اشکالات کے مدلل جواب دیئے گئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ خدا زرتشتیوں کے بت کا نام ہے، مگر محقق نے ثابت کیا کہ زرتشتی کسی بت کی پوجا نہیں کرتے بلکہ وہ آگ کو اہورا مزدا (AHURA.MAZDA) کا نور سمجھ کر اس کی پرستش کرتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ان کے ہاں سپریم گاڈ کا تصور موجود ہے اور اس سپریم گاڈ کو اہورا مزدا کے نام سے پکارتے ہیں اور اسے دنیا، انسان بلکہ تمام اشیاء کا خالق یقین کرتے ہیں اور ان کے عقیدے میں اہورا مزدا کی شکل میں توحید کی جھلک موجود ہے، نیز جس طرح مسلمان اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام گنواتے ہیں اسی طرح زرتشتی بھی اہورا مزدا کے ۱۰۱ نام گنواتے ہیں، جن میں پہلے چار نام یزدا، ہروسپ تواں، ہروسپ آگاہ، ہروسپ خدا ہیں، جن کے بالترتیب معنے ہیں لائق عبادت، سب سے طاقتور، ہر چیز کا جاننے اور سب کا مالک، جبکہ نمبر ۸۶، ۹۵ اور ۹۸ والے نام خداوند، دادار، اور داور ہیں جن کے معنے پیدا کرنے والا، منصف، دوست، خدائے تعالیٰ ہیں یعنی زرتشتیوں کے معبود کا ذاتی نام اہورا مزدا ہے اور وہی سپریم گاڈ ہے۔

| | |
|---|---|
| نام کتاب | اللہ یا خدا |
| مصنف | ڈاکٹر ازھر ازھری |
| سن اشاعت | ندارد |
| صفحات: ۳۶ | قیمت: ۳۰ |
| ناشر | مرکز تحقیقات اسلامی (مکمل پتہ درج نہیں) |

مصنف نے اسی اسلوب میں کیمری تثلیث، آشوری، شامی اور رومن تثلیث، مصری اور ہندو تثلیث پر بھی مختصر مگر جامع گفتگو کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ جس طرح عربی گرامر میں اسم نکرہ کو اسم معرفہ میں بدلنے کے لیے شروع میں ال لگاتے ہیں اسی طرح انگریزی میں The لگا دیتے ہیں جیسے ہندوؤں